[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمی

میجر یوگندیرا نارائن یاداو وغیرہ

بنام

شری بندشور پرساد اور دیگران وغیرہ

10 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

بہار انجینئرنگ کلاس – I سروس قواعد: 1939 اصول 17، 24 اور 27۔

ملازمت قانون – سنیارٹی – تعین – گورنمنٹ آف بہار – فوجی خدمت ملٹری آفیسرز – سنیارٹی کے مقاصد کے لیے ماضی کی سروس کا فائدہ دینے والا حکومتی سرکولر – اپیلنٹ ایک شارٹ کمیشنڈ آفیسر جسے فوج سے رہا کیا گیا – جس کے بعد پبلک سروس کمیشن نے منتخب کیا اور اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر مقرر کیا گیا – اس کی درخواست کہ وہ فوجی خدمت آفیسر کے لیے دستیاب مستقل عہدے پر رکھے جس تاریخ سے وہ فوج میں کمیشنڈ آفیسر کے طور پر شامل ہوئے تھے – جواب دہندگان جو باقاعدگی سے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اسسٹنٹ انجینئرز کے طور پر منتخب ہوتے ہیں اور عارضی عہدوں پر مقرر ہوتے ہیں – یہاں تک کہ اپیل کنندہ جواب دہندگان کی سروس میں داخل ہونے سے پہلے ہی ایگزیکٹو انجینئر بن جاتے ہیں – لیکن جواب دہندگان نے تسلیم شدہ کی اپیل کنندہ کے بعد – ایسے حالات میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ جواب دہندگان کے دعووں پر غور کیے بغیر اپیل کنندہ کی ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر تقرری قانونی طور پر درست نہیں تھی – چونکہ جواب دہندگان پہلے ہی اس تاریخ پر کام کر رہے تھے جب اپیل کنندہ ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ملازمت میں داخل ہوا تھا حالانکہ عارضی اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر، ان کی سنیارٹی کا حساب ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے لگایا جانا چاہیے – اس طرح وہ اپیل کنندہ سے سینئر ہو گئے – اپیل – عدالت عالیہ کا نظریہ کہ اپیل کنندہ سنیارٹی کا حقدار نہیں ہے اور دیگر فوائد قانون میں واضح طور پر خراب ہیں – لیکن حکومت کے سرکولر کے لیے بہار کی حکومت، ایک غیر متحرک فوجی افسر کی حیثیت سے ماضی کی خدمت کا فائدہ دیتے ہوئے، ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ کو ان پر سنیارٹی کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے – اگرچہ جواب دہندگان عارضی عہدوں پر سینئر تھے یا ایگزیکٹو انجینئر کی حیثیت سے عارضی ترقی میں تھے، ان کی حیثیت اس وقت تک عارضی رہی جب تک کہ ان کی تصدیق نہ ہو گئی – ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ان کی تصدیق سے پہلے، اپیل کنندہ، ایک سینئر مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے معاملے پر غور نہیں کیا گیا تھا – لہذا تصدیق قانون میں خراب تھی – اگرچہ سنیارٹی کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے، ان کی عارضی سروس کو شمار کیا جائے گا، سنیارٹی کے مقصد کے لیے صرف مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر تصدیق ہی معیار ہو گا۔

براہ راست بھرتی کلاس II انجینئرنگ آفیسرز ایسوسی ایشن بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر [1992] 2 ایس سی سی 715، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

ریاست مغربی بنگال بنام اگھورے ناتھ ڈے، [1993] 3 ایس سی سی 371، حوالہ دیا گیا۔

ڈاکٹر (کیپٹن) اخوری رمیش چندر سنہا اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1966] 2 ایس سی سی 20، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1394 1991 وغیرہ۔

1983 کے نمبر 3941 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 17.12.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے شاران اور اے پی سنگھ

ریاست کے لیے بی بی سنگھ

جواب دہندگان کے لیے ایس بی سنیل، ادے سنہا، پرویر چودھری، ارشد احمد، پی ڈی شرما اور کے این رائے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کی درخواستوں میں دی گئی اجازت۔

ان اپیلوں کی ایک متغیر تاریخ ہے۔ لیکن مقدمے کی پوری تاریخ کی باریک تفصیلات کے ساتھ فیصلے پر بوجھ ڈالنا ضروری نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ مرکزی اپیل میں اپیل کنندہ میجر یوگیندر نارائن یادو بطور انجینئر فوج میں شارٹ کمیشنڈ آفیسر تھے اور انہیں 15 اپریل 1963 کو مقرر کیا گیا تھا اور 25 اکتوبر 1970 کو فوج سے رہا کیا گیا تھا۔ عارضی معاون کے عہدے پر تقرری کے اشتہار کے مطابق۔ انجینئر 1973 میں بنے اور انہیں پبلک سروس کمیشن نے منتخب کیا اور 29 جولائی 1974 کو اس عہدے پر مقرر کیا گیا۔ حکومت بہار نے 21 جون 1969 کو سرکلر جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مستقل اور عارضی انجینئرز کی 30 فیصد آسامیاں فوج سے نکالے گئے افسران کے لیے دستیاب ہیں اور ریاستی سروس میں داخلے کی تاریخ ان کی فوجی ملازمت میں تقرری کے لیے اہلیت کی عمر یا داخلے کی اصل تاریخ، جو بھی بعد میں ہو، حاصل کرنے کی تاریخ ہوگی۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ نے حکومت سے ایک میمورنڈم کے ذریعے درخواست کی کہ وہ ڈیموبلائزڈ افسران کے لیے دستیاب مستقل عہدے کے لیے اپنے معاملے پر غور کرے اور اسے اس عہدے پر اس تاریخ سے نافذ کرے جس دن اس نے فوج میں کمیشنڈ آفیسر کے طور پر شمولیت اختیار کی تھی۔ درخواست کو قبول کر لیا گیا اور 6 دسمبر 1977 کی کارروائی کے ذریعے ایک حکم منظور کیا گیا جس میں انہیں 21 جون 1969 کے سرکاری سرکلر کے مطابق سنیارٹی کے مقصد کے لیے ان کی مستقل تقرری کی تاریخ دی گئی جو 15 اپریل 1963 سے نافذ ہوا۔ اس طرح وہ بہار روڈز اینڈ بلڈنگز ڈپارٹمنٹ میں مستقل اسسٹنٹ انجینئر بن گئے، جسے پہلے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے نام سے جانا جاتا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا وہ جواب دہندگان سے سینئر ہوں گے۔ اسے نظریاتی تاریخ دینے کے بعد، اسے ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جو کہ سی۔ اے نمبر 1394 / 91 کا موضوع ہے۔ دو فاضل ججوں کے درمیان اختلاف تھا اور اس کے نتیجے میں تیسرے قابل جج کا حوالہ دیا گیا۔ اکثریت کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدعا علیہان کے دعووں پر غور کیے بغیر ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر اپیل کنندہ کی تقرری قانونی طور پر درست نہیں تھی۔ اپیل زیر التواء، اس عدالت نے یکم اپریل 1991 کے حکم نامے کے ذریعے حکومت کو اس طرح ہدایت دی تھی :

" ڈی پی سی تشکیل دی جائے گی اور بغیر کسی تاخیر کے عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق فیصلہ لیا جائے گا۔ ڈی پی سی کی طرف سے لیا جانے والا فیصلہ اپیل کے نتیجے کے تابع نافذ کیا جائے گا۔ جب تک ڈی پی سی کے ذریعے فیصلہ نہیں لیا جاتا اپیل کنندہ کو واپس نہیں کیا جائے گا۔"

ریکارڈ سے یہ واضح ہے کہ ڈی پی سی تشکیل دی گئی تھی لیکن اس کا معاملہ منفی تھا۔ نتیجتاً، اس نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی، یعنی سی ڈبلیو جے سی نمبر 1563 / 92 جو اپیل کنندہ کے خلاف گئی۔ جب نمبر 6794 / 94 والی ایس ایل پی دائر کی گئی تو اس عدالت نے ہدایت دی کہ ایک نئی ڈی پی سی تشکیل دی جائے اور اسے آگے بڑھاتے ہوئے ڈی پی سی تشکیل دی جائے اور تمام متعلقہ افراد کے دعووں پر غور کیا جائے۔ اپیل کنندہ کو 16 مئی 1994 کی کارروائی کے ذریعے ایگزیکٹو انجینئر اور اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور پھر چیف انجینئر اور بالآخر انجینئر ان چیف کے طور پر ترقی کے لیے اہل پایا گیا اور اسی کے مطابق اسے ترقی دی گئی۔ اس ترقی نے عدالت عالیہ میں مزید رٹ درخواستیں دائر کرنے کو جنم دیا جو دیگر اپیلوں میں موضوعاتی معاملات ہیں۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ چونکہ مدعا علیہان پہلے ہی اس تاریخ کے مطابق کام کر رہے تھے جب اپیل کنندہ عارضی اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ملازمت میں داخل ہوا تھا، اس لیے ان کی سنیارٹی کا حساب ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے لیا جانا چاہیے۔ اس طرح وہ اپیل کنندہ سے بڑے ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں اسے ان کے خلاف ترقی نہیں دی جا سکتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان عرضی درخواستوں میں جاری کردہ ہدایات کے مطابق ایک اور ڈی پی سی تشکیل دی گئی اور جواب دہندگان کو ترقی دی گئی۔ جب ان ترقیوں کو روکنے اور اسے اپنی سابقہ ملازمت میں جاری رکھنے کی کوشش کی گئی تو تمام معاملات کو ایک ساتھ پوسٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس طرح تمام اپیلیں ایک ساتھ سامنے آئی ہیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری اے شاران، حقائق اور تجزیے کی صاف پیش کش کے ساتھ، دعوی کرتے ہیں کہ ایک بار اپیل کنندہ مستقل معاون بن گیا ہے۔ انجینئر ڈبلیو ای ایف 15 اپریل 1963 اور جواب دہندگان کو، تسلیم شدہ طور پر، عارضی اسسٹنٹ انجینئرز کے طور پر بھرتی کیا گیا تھا، جب تک کہ انہیں مستقل اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدے پر کافی حد تک مقرر نہیں کیا گیا تھا، وہ اپیل کنندہ پر مارچ نہیں کر سکتے تھے؛ اس کے نتیجے میں، وہ ان سے سینئر بن گیا۔ وہ یہ بھی دعوی کرتا ہے کہ 17.2.1969 کی تاریخ کی کارروائی کے ذریعے ان تمام افراد کے دعوے جو عارضی طور پر اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ انجینئروں پر غور کیا گیا؛ 1964 بیچ کے ایک جانکی پرساد سنہا، جو ان کے نیچے تھے، کو مستقل معاون کے طور پر باقاعدہ کیا گیا۔ انجینئر ڈبلیو ای ایف 13 فروری 1964 اور آر آر پاٹھک، جواب دہندگان میں سے ایک کو ڈبلیو ای ایف 29 دسمبر 1966 کو باقاعدہ بنایا گیا تھا اور تسلیم شدہ

طور پر، دوسرے جواب دہندگان کو مستقل معاون کے طور پر باقاعدہ کیا گیا تھا۔سال 1973 اور 1976 میں انجینئر اور اس طرح وہ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر اپیل کنندہ سے بہت جونیئر ہیں۔اپیل گزاروں کے کیس پر غور کیے بغیر، 1985 میں ان کی ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر تصدیق کی گئی۔ بہار انجینئرنگ کلاس — 1 سروس رولز، 1939 کے رول 24 کے ساتھ پڑھا جانے والا قاعدہ 17 (مختصر طور پر قواعد) ترقی کے طریقہ کار کے لیے فراہم کرتا ہے۔ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے میرٹ اور سنیارٹی پر غور کیا جانا چاہیے اور سنیارٹی پر غور کیے بغیر صرف میرٹ پر ہی سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر وغیرہ کے عہدے کے لیے غور کیا جائے گا۔اپیل کنندہ جس کے پاس بہترین ریکارڈ کی رپورٹیں تھیں، ڈی پی سی نے اس کی اپنی اہلیت پر غور کیا اور اسے جواب دہندگان کے مقابلے ترقی کا اہل پایا گیا۔اس لیے انہیں باضابطہ طور پر ترقی دی گئی۔عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے معاملے کو مناسب تناظر میں نہیں سمجھا ہے۔

جواب دہندگان کے سینئر وکیل شری ایس بی سنیل اور شری ادے سنہا کا کہنا ہے کہ جواب دہندگان کو باقاعدگی سے منتخب کیا جاتا تھا، حالانکہ بی پی ایس سی کے ذریعہ عارضی عہدوں پر اور بعد میں انہیں مستقل عہدوں پر باقاعدہ قابل۔عارضی عہدوں پر ان کی ابتدائی تقرری اور اس کے بعد باقاعدگی ایک اتفاقیہ صورتحال ہے، یعنی مستقل عہدوں کی دستیابی؛ لیکن انہیں بی پی ایس سی کے ذریعے باقاعدگی سے بھرتی اور منتخب کیا گیا ہے، مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر عہدوں پر ان کی تقرری ان کے پہلے کے باقاعدہ انتخاب سے شروع ہوتی ہے۔اگرچہ انہیں عارضی بنیادوں پر ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر ترقی دی گئی تھی، اس کے بعد ایگزیکٹو انجینئرز کے عہدے پر ان کی تصدیق کی گئی اور اس طرح، جواب دہندگان دونوں کیڈروں میں اپیل گزاروں سے کہیں زیادہ سینئر ہیں۔اپیل کنندہ کے ملازمت میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ عہدوں پر ایگزیکٹو انجینئر بن گئے اور اس طرح ان کے دعووں پر غور نہ کرنا قانونی طور پر غلط تھا۔شری سنیل نے قواعد کے اصول 27 پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ جب جواب دہندگان کو ایگزیکٹو انجینئر کے عہدوں پر کافی حد تک مقرر کیا جاتا ہے، تو اپیل کنندہ کو جواب دہندگان پر کوئی سنیارٹی نہیں ملے گی۔اس کی حمایت میں انہوں نے ڈائریکٹ ریکروٹ کلاس II انجینئرنگ آفیسرز ایسوسی ایشن بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر [1992] 2 ایس سی سی 715 اور ریاست مغربی بنگال بنام اگھورے ناتھ ڈے، [1993] 3 ایس سی سی 371 میں اس عدالت فیصلوں پر انحصار کیا۔شری سنہا مزید دلیل دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر بالکل بھی کام نہیں کیا تھا اور اس لیے اس پر اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے سے براہ راست سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے کے لیے غور نہیں کیا جا سکتا اور اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ اس عدالت مقرر کردہ قواعد اور قانون سے بالکل مطابقت رکھتا ہے۔

متعلقہ تنازعات کے پیش نظر، غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ اسسٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے کیڈر میں جواب دہندگان سے سینئر ہے اور نظریاتی طور پر، جیسا کہ عدالت عالیہ کے ایک قابل جج نے مقرر کیا ہے، سروس میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی کے مقصد سے ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ کلاس II سروس، یعنی اسسٹنٹ انجینئرز کو بھرتی کیا جائے گا — (i) حصہ II کے قواعد کے مطابق براہ راست بھرتی کے ذریعے، یا (ii) حصہ III کے قواعد کے مطابق پہلے سے ہی مستقل یا عارضی طور پر سرکاری ملازمت میں موجود افسران کی ترقی یا منتقلی کے ذریعے۔اس طرح یہ واضح ہے کہ کلاس II میں اسسٹنٹ انجینئرز کی آسامیاں مستقل اور عارضی انجینئرز پر مشتمل ہیں۔مانا جاتا ہے کہ مستقل اور عارضی عہدوں کو الگ الگ اور الگ الگ عہدوں کے طور پر سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ ایک ہی کیڈر میں ہوتے ہیں۔قواعد میں کسی عہدے پر ٹھوس تقرری کا تصور کیا گیا ہے جیسا کہ قواعد کے اصول 27 کے تحت واضح ہے۔قاعدہ 27 درج ذیل ہے :

"27. خدمت میں سنیارٹی — سنیارٹی کا تعین افسر کی خدمات میں خاطر خواہ تقرری کی تاریخ سے کیا جائے گا، قطع نظر اس کے کہ اس کی طرف سے نکالی گئی تنخواہ سے قطع نظر، بشرطیکہ خدمت کا کوئی رکن جو کسی ایسے افسر سے برتر ہو جو کمتر عہدے پر فائز ہو۔ اسی تاریخ کو مقرر کیے گئے افسران کی سنیارٹی کا تعین میرٹ کی ترتیب کے مطابق کیا جائے گا جس میں انہیں تقرری کے لیے ان کے انتخاب کے وقت رکھا گیا تھا۔

اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ عارضی عہدے پر تقرری، اگرچہ کیڈر میں ہے، ایک ٹھوس تقرری نہیں ہے جیسا کہ قاعدے میں تصور کیا گیا ہے۔ مستقل عہدے پر خاطر خواہ تقرری مستقل بنیاد پر عہدے میں خاطر خواہ حیثیت کا حق دیتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے احکامات جاری کیے تھے، ظاہر ہے اسی وجہ سے، 17 فروری 1969 کو اور جانکی پرسادسنہا، جنہیں بھرتی کیا گیا تھا اور جو 1964 کے منتخب افراد میں آخری تھے، کو 13 فروری 1964 سے تصدیق دی گئی تھی؛ آر آر پاٹھک کو 29 دسمبر 1966 سے تصدیق دی گئی تھی۔ اس طرح وہ مندرجہ بالا تاریخوں کے حوالے سے ایک ٹھوس صلاحیت میں خدمت کے رکن بن گئے۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ دوسرے جواب دہندگان کی بھی سال 1973 میں مستقل عہدوں پر تصدیق ہوئی تھی۔ اگرچہ میجر یادو کو 1973 میں بھرتی کیا گیا تھا اور 1974 میں سرکاری سرکلر کے مطابق مقرر کیا گیا تھا، لیکن ان کی سنیارٹی 15 اپریل 1963 کو مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر تھی۔ اس طرح وہ مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر اپیل کنندہ سے بہت جونیئر ہو گئے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قواعد کا قاعدہ 17 ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے طریقہ کار اس شرط کے ساتھ تجویز کرتا ہے کہ میرٹ پر غور کیا جانا چاہیے اور سنیارٹی کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔ اس کا متن اس طرح ہے :

"17. حق شفع کے ذریعے بھرتی کا طریقہ کار (ا) جب گورنر نے فیصلہ کیا ہے کہ سروس میں کسی بھی خالی جگہ یا خالی جگہوں کو حق شفع کے ذریعے پر کیا جائے گا، تو چیف انجینئر بہار انجینئر سروس، کلاس II سے حق شفع افسران کے لیے نامزد کرے گا۔ نامزدگی سنیارٹی اور میرٹ کے امتزاج سے کی جائے گی لیکن زیادہ اہم میرٹ سے منسلک ہوگی۔ چیف انجینئر کے ذریعے نامزد افسران کو ترجیح کے مطابق ترتیب دیا جائے گا اور ان کی تعداد عام طور پر پر کی جانے والی آسامیوں کی تعداد سے 50 فیصد زیادہ ہونی چاہیے۔

اس طرح صرف میرٹ کو ہی مناسب اہمیت دی جاتی ہے اور جہاں میرٹ اور قابلیت تقریباً برابر ہوتی ہے، سنیارٹی پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ جواب دہندگان سے 10 سال سے زیادہ بزرگ ہونے کی وجہ سے سوال یہ ہے: کیا اسے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ترقی کے لیے سمجھا جا سکتا ہے؟ یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ فوج میں رہتے ہوئے پہلی جماعت کا افسر تھا اور تین عہدوں پر فائز تھا، یعنی لیفٹیننٹ کرنل، کیپٹن اور میجر۔ تینوں آسامیاں کلاس I کی آسامیاں تھیں جو ایگزیکٹو انجینئر کلاس I کے عہدے کے مساوی تھیں۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ ایک قابل جج نے، حالات میں، اور ہمارے خیال میں بالکل صحیح طور پر، اس پر نظریاتی طور پر غور کرنے کی ہدایت دی ہے گویا وہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لیے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر سمجھے جانے کا اہل ہے۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپنے پورے کیریئر میں انہوں نے "بہترین" خفیہ رپورٹیں حاصل کیں۔ صرف قاعدہ 17 کے تحت میرٹ سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور اس سے اوپر کی ترقی کے لیے غور کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں، ڈی پی سی نے، پہلے مذکور ہدایات کے مطابق، تمام افراد کی متعلقہ خوبیوں پر غور کیا ہے اور اپیل کنندہ کو زیادہ قابل سمجھا ہے اور اسی کے مطابق حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ اسے ترقی دے اور اسے آگے بڑھاتے ہوئے ترقی دی گئی۔ اسی کارروائی میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر، چیف انجینئر اور انجینئر ان چیف کے عہدے

پر ترقی کے لیے مزید غور کیا گیا۔قواعد کے قاعدے 24 میں کہا گیا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر کے عہدے پر ترقی "انتخاب کے ذریعے کی جائے گی اور صرف سنیارٹی ہی کوئی دعوی نہیں کرے گی" ۔اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ترقی صرف میرٹ پر ہونی چاہیے۔اپیل کنندہ کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہونہار پائے جانے کے بعد، ظاہر ہے کہ ڈی پی سی نے اس پر غور کیا اور اسے سپرنٹنڈنٹ انجینئر، چیف انجینئر اور اس کے بعد انجینئر ان چیف کے طور پر ترقی دینے کی ہدایت کی۔اس طرح، مذکورہ بالا عہدوں پر ان کی ترقی قواعد کے مطابق اور قانون کے مطابق ہے۔

یہ سچ ہے کہ جواب دہندگان اپیل کنندہ کے ذریعہ خدمت میں داخل ہونے سے بہت پہلے خدمت میں داخل ہوئے تھے۔یہ واضح ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ: کیا اپیل کنندہ کے بعد خدمت میں داخل ہونے والے جواب دہندگان اسے سنیارٹی سے انکار کر سکتے ہیں؟لیکن حکومت بہار کے سرکلر کے لیے، ایک غیر متحرک فوجی افسر کی حیثیت سے ماضی کی خدمت کا فائدہ دیتے ہوئے، ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ کو ان پر سنیارٹی کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔سابق فوجیوں کو اس طرح کا فائدہ دینے کے حکومتی حکم کو جب چیلنج کیا گیا تو اسے برقرار رکھا گیا اور اس کے بعد اسے اس عدالت میں چیلنج نہیں کیا گیا۔اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کئی معاملات میں اس عدالت نے اس پالیسی کو اس وجہ سے برقرار رکھا ہے کہ اپیل کنندہ جیسے افراد نے اس وقت ملک کی خدمت کی جب ملک کو غیر ملکی جارحیت سے بچانے کے لیے ان کی خدمت کی ضرورت تھی۔مزید یہ کہ اگرچہ اپیل کنندہ کو ابتدائی طور پر ایک عارضی عہدے پر مقرر کیا گیا تھا، تسلیم شدہ طور پر، اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر غیر فعال افسران کے لیے مستقل عہدہ دستیاب تھا۔مستقل عہدے پر فٹ ہونے کے لیے ان کے کیس پر غور کرنے کی ان کی نمائندگی کو قبول کر لیا گیا اور حکومت نے وہ حکم منظور کر لیا تھا اور وہ حکم بھی حتمی ہو گیا تھا۔اس طرح اپیل کنندہ جواب دہندگان سے بہت پہلے مستقل اسسٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے جواب دہندگان سے سینئر ہو گیا۔

ڈائریکٹ ریکروٹ کلاس II انجینئرز کیس (اوپر) میں تناسب کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔اس میں پیراگراف 13 اور پیراگراف 47 میں تجویز اے اور بی کو اس میں موجود حقائق کی روشنی میں پڑھنا ہوگا۔اگرچہ جواب دہندگان کو باقاعدگی سے قواعد کے مطابق عارضی اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر بھرتی کیا جاتا تھا، جب تک کہ وہ ٹھوس صلاحیت میں سروس کے ممبر نہیں بن جاتے، وہ کلاس II سروس کے ممبر نہیں بنے تھے۔جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ وہ 1966، 1973 اور اس کے بعد کلاس II سروس کے ممبر بن گئے۔ان حالات میں، اگرچہ انہیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب کے ذریعے باقاعدہ بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا لیکن وہ سنیارٹی کا دعوی کرنے کے لیے اپیل کنندہ پر مارچ نہیں کر سکتے۔قاعدہ 27 قانونی حیثیت کو بڑھاتا ہے۔اس سلسلے میں، اس عدالت نے ریاست بہار کی طبی خدمات کے تحت ڈاکٹر (کیپٹن) اخوری رمیش چندر سنہا اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1966] 2 ایس سی سی 20 میں اسی طرح پیدا ہونے والے مقدمے پر غور کیا ہے۔اس میں بھی، اپیل کنندہ ایک غیر متحرک فوجی افسر تھا اور اس نے حکومت کے مذکورہ سرکلر کے مطابق سنیارٹی کا دعوی کیا۔جب بین سنیارٹی پر غور کیا جانا تھا، تو اسے پیرا 3 میں اس طرح بیان کیا گیا تھا:

"مذکورہ سرکلر کے نتیجے میں، اس عہدے پر تقرری پر اور دو سال کی مدت کے لیے پرکھ مکمل ہونے پر، امیدوار کی بہار اسٹیٹ میڈیکل سروس میں سول اسسٹنٹ سرجن کے طور پر کیڈر میں تصدیق کی جائے گی۔یہ طے شدہ قانون ہے کہ تسلی بخش جانچ کی تکمیل پر، اس کی تصدیق اس کی ابتدائی تقرری سے ہی ہوگی۔تسلیم شدہ طور پر، انہیں باقاعدگی سے 6.9.1966 پر مقرر کیا جاتا تھا۔نتیجتا، انہیں باقاعدگی سے سول اسسٹنٹ سرجن ڈبلیو ای ایف 6.9.1966 کے طور پر مقرر کیا گیا۔

اس طرح یہ فیصلہ کیا گیا کہ سنیارٹی ایک ٹھوس تقرری پر سروس میں داخلے کی تاریخ سے ہوگی۔ اگرچہ جواب دہندگان عارضی عہدوں پر سینئر تھے یا ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر عارضی ترقی میں تھے لیکن ان کی حیثیت اس وقت تک عارضی رہی جب تک کہ ان کی تصدیق نہ ہو گئی۔ ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر ان کی تصدیق سے پہلے، اپیل کنندہ، ایک سینئر مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے معاملے پر غور نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا یہ تصدیق قانون کے مطابق غلط تھی۔ اگرچہ سنیارٹی کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے، ان کی عارضی سروس کو سنیارٹی کے مقصد کے لیے شمار کیا جائے گا کیونکہ مستقل اسسٹنٹ انجینئرز معیار ہوں گے۔ مذکورہ بالا معاملے میں تناسب اس معاملے کے حقائق پر لاگو ہوتا ہے۔ اگرچہ جواب دہندگان اپنی عارضی تقرری کی وجہ سے دیگر فوائد کے حقدار ہیں، لیکن بین سنیارٹی کے مقصد سے ان کی سنیارٹی کو مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر سروس میں داخلے کی تاریخ سے سمجھا جائے گا۔ چونکہ وہ بہت بعد میں اپیل کنندہ کی خدمت میں داخل ہوئے، اس لیے وہ اپیل کنندہ پر کسی سنیارٹی کا دعوی نہیں کر سکتے۔ اس طرح غور کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ اپیل کنندہ سنیارٹی اور دیگر فوائد کا حقدار نہیں ہے، قانون میں واضح طور پر غلط ہے۔

شری سنہا کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ان کا موکل پہلے ہی ملازمت سے سبکدوش ہو چکا ہے اور ہدایات کے مطابق، اگرچہ اب پریشان ہے، اس عدالت نے اس پر غور کیا اور اسے ترقی دی اور اس لیے اسے جو بھی فوائد دیے گئے انہیں برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ ہم کوئی ہدایت نہیں دے سکتے جس کے لیے دعوی کیا گیا ہو۔ وہ ان اپیلوں کے نتائج کے تابع تھے۔ تاہم، یہ اس کے مؤکل کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ نمائندگی کرے اور یہ حکومت پر ہے کہ وہ اس پر غور کرے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی منظوری دی گئی۔ جواب دہندگان کی طرف سے دائر کی گئی تمام رٹ درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document